میں شاہ صاحب کے تحریر کردہ مختلف کتابوں کے سرورق جمع کیے گئے ہیں۔ پانچویں حصّے میں ان کے خط میں متفرق عبارات یک جا کی ہیں۔

محمد راشد شیخ پیشے کے اعتبار سے انجینیر ہیں مگر عمرانی علوم وفنون کا نہایت عمدہ اور فراواں ذوق رکھتے ہیں جو کبھی تو کتابوں کی تصنیف و تالیف، کبھی بلند پایہ کتابوں کی باسلیقہ اور معیاری اشاعت اور کبھی خطاطی کے ایسے مرقعے شائع کرنے میں اظہار پاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ عالمِ اسلام کے نام وَر خطاطوں کے حالات، خدمات اور ان کے نوادر پر مشتمل ایک خوب صورت کتاب تذکرۂ خطاطین کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔ (طبع اوّل اضافہ شدہ اڈیشن ۲۰۰۹ء)

ارمغانِ نفیس بلاشبہہ ایک نہایت خوب صورت اور نفیس مرقّع ہے جو راشد صاحب کی کم و بیش ۱۵ برس کی محنتِ شاقہ کا حاصل ہے۔ اس کی تیاری میں مرحوم نفیس صاحب کی اجازت اور تائید شامل رہی، بعد میں ان کے فرزند حافظ سید انیس الحسن حسینی مرحوم نے بھی نوادر کی فراہمی میں راشد صاحب کی مدد کی۔ مرتب کے بقول: ''شاہ صاحب کا کتابی ذوق انتہائی اعلیٰ اور نفیس تھا''۔ زیرنظر مرقعے کی تیاری اور اشاعت میں راشد صاحب نے اسی اعلیٰ اور نفیس معیار کو پیش نظر رکھا ہے۔ کاغذ، طباعت، جلد بندی، لے آؤٹ، غرض یہ کتاب ہمہ پہلو نفاست، سلیقے اور حُسن و جمال کا مرقّع ہے۔ اس تبصرہ نگار کی ایک کتاب تصانیفِ اقبال کا سرورق بھی نفیس شاہ صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔ وہ نمونہ اس مرقّعے میں نہیں آسکا تو مبصر کو اپنی محرومی کا احساس ہو رہا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے رجحانات، پروفیسر عبدالخالق سہریانی بلوچ۔ ناشر: ایوان علم وادب پاکستان، کندھ کوٹ، ضلع جیکب آباد، سندھ۔ صفحات: ۱۸۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

عہدنبویؐ میں صحابہ کرامؓ کی تعلیم وتربیت براہِ راست وحی الٰہی اور اسوۂ نبویؐ کے زیراثر رہی۔ بعد کے اَدوار میں مسلمانوں کے افکار ونظریات میں تغیّر پیدا ہوا تو ان اختلافات نے فرقہ واریت کو جنم دیا۔ یہ اختلافات دینی فکرونظر میں بھی تھے اور سیاسی اُمور میں بھی رُونما ہوئے۔ اہلِ علم میں اختلاف راے ممنوع نہیں، لیکن اس اختلاف راے کو مخالفانہ روش کی بنیاد نہ بنایا جائے۔ جب سے مسلمانوں نے اللہ کے اس واضح حکم کے خلاف اپنی اغراض کے تحت معاملات طے کرنے شروع کیے ہیں، تب سے مسلمانوں میں فرقہ واریت کا زہر سرایت کر گیا ہے۔ یوں رفتہ رفتہ متعدد فرقے قائم

ہوگئے۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ فرقہ واریت کے نتیجے میں، مسلمانوں میں دُوریاں پیدا ہوئیں۔

زیرِنظر کتاب میں مصنف نے مسلمانوں میں فرقہ واریت کی تاریخ، مختلف اَدوار میں اس کی نوعیت، اسباب و محرکات اور نقصانات پر بحث کی ہے۔ انھوں نے صحیح تجزیہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے داخلی اور خارجی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اختلافات نے مسلمانوں کے زوال کی راہ ہموار کی ہے۔ مصنف نے اختلاف رائے کی حدود، اختلاف اور فرقہ واریت میں فرق اور اچھے مقاصد کے لیے جماعت سازی کی اجازت پر بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں بحث کی ہے۔ مصنف کا خیال ہے کہ اُمت کو قرآن و سنت کی بنیاد پر متحد و متفق رکھنے کی ذمہ داری علماے کرام پر عائد ہوتی ہے (ص ۱۵۶)۔ کتاب کے آخر میں مسلمانانِ پاک و ہند کے جید علما کی آرا دی گئی ہیں جو فرقہ واریت کو ختم کرنے میں معاون ہوسکتی ہیں۔ (ظفر حجازی)

عزیمت کے راہی، حافظ محمد ادریس۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور-۵۴۷۹۰۔ فون: ۵۴۳۲۴۱۹-۰۴۲۔ صفحات: ۳۶۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

عزیمت کے راہی کا یہ چوتھا حصّہ ہے جو ۲۳ شخصیات کے حالاتِ زندگی کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ تحریک تجدید و احیاے ملت کی تاریخ کا یہ ایک نمایاں اور روشن باب ہے۔ یہ ان لوگوں کا تذکرہ ہے جن کی پوری زندگیاں فریضۂ اقامتِ دین کی جدوجہد میں گزریں۔ وہ عمربھر ثابت قدمی کے ساتھ اس راستے پر گامزن رہے۔

حافظ محمد ادریس کی گفتگو ہو یا ان کی تحریر 'از دل ریزد بر دل خیزد' کی کیفیت پیدا کرنے اور دلوں کو زندگی بخش پیغام دینے والی ہوتی ہے۔ ان کی تحریریں نہ صرف مقصدیت سے آشنا کرتی ہیں بلکہ جذبہ اور جوشِ عمل پیدا کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ سیرت و سوانح ان کا خاص موضوع ہے۔ اس موضوع پر ان کی نصف درجن کتب آچکی ہیں۔ زیرنظر کتاب میں تحریکِ اسلامی کے قائدین بالخصوص قاضی حسین احمد، نجم الدین اربکان، پروفیسر غفور احمد، علی طنطاوی، شیخ جعفر حسین، محترمہ مریم جمیلہ، عبدالوحید خان، شیخ عبدالوحید، ڈاکٹر پرویز محمود، حاجی فضل رازق، ڈاکٹر محمد رمضان، مولانا احمد غفور غواص، صاحبزادہ محمد ابراہیم اور شعیب نیازی شہید پر مفصل مضامین ہیں۔ عزیزوں میں میاں سخی محمد اور حافظ غلام محمد کا تذکرہ شامل ہے۔